بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | ہفتہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ ✦ ۲۸ صلح ۱۳۶۳ ہش ✦ ۲۸ جنوری ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۳

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع

(۲۶ جنوری ۱۹۸۴ء)

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن ٹانگوں میں درد اور کمزوری بہت ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین)

مغربی جرمنی میں تین مقامات فرنکفورٹ، ہیمبرگ اور برلن میں تربیتی کلاس کا انعقاد

سالانہ تربیتی کلاس میں مجموعی طور پر ۱۵۷ طلباء و طالبات کی شرکت

کلاس کے اختتام پر ہر طالب علم کو تربیتی کلاس کے نصاب پر مشتمل کیسٹ دی گئی

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی تیسری سالانہ تربیتی کلاس ۲۴ تا ۳۰ فتح ۱۳۶۲ ہش بمطابق ۲۴ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۸۳ء جاری رہنے کے بعد ہر لحاظ سے نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گئی۔ الحمد للہ!

امسال بفضلہ تعالیٰ یہ کلاس تین مختلف مراکز فرانکفرٹ، ہیمبرگ اور برلن میں منعقد ہوئی۔ مسجد نور فرنکفورٹ میں منعقدہ کلاس سے سو کے قریب طلباء و طالبات نے استفادہ کیا اسی طرح مسجد فضل عمر ہیمبرگ کلاس میں ۴۳ اور برلن کلاس میں قریباً ۱۴ طلباء شامل تھے۔ کلاس کے آغاز سے قبل شمولیت کرنے والے طلباء و طالبات کے ناموں کا اندراج کیا جا چکا تھا۔ یہ تعداد گزشتہ سال کی نسبت قریباً دوگنا تھی۔

اس دفعہ کلاس کا نصاب حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان ہدایات کی روشنی میں تیار کیا گیا جن کا اظہار حضور نے فضل عمر درس القرآن کلاس کے افتتاح کے موقعہ پر فرمایا تھا۔

فرنکفرٹ مشن میں منعقدہ تربیتی کلاس کا افتتاح مکرم محترم ملک منصور احمد صاحب عمر امیر و مشنری انچارج مغربی جرمنی نے فرمایا۔

ہیمبرگ مشن میں منعقدہ کلاس کا افتتاح مکرم و محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ سلسلہ نے فرمایا۔ افتتاح کے بعد باقاعدہ تدریس کا آغاز ہوا۔ مستورات کی کلاس پردہ کے اندر ہوتی رہی۔ کلاس میں درج ذیل مضامین پڑھائے جاتے رہے۔

قرآن کریم، حدیث، کلام، فقہ، ردّ عیسائیت، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ارشادات خلفائے احمدیت، دینی معلومات، فن تقریر اور جرمن زبان۔

مسجد نور فرنکفرٹ میں منعقدہ کلاس کے دوران مکرم و محترم ملک منصور احمد صاحب عمر امیر و مشنری انچارج مغربی جرمنی اور مولانا عبد الباسط صاحب طارق مبلغ سلسلہ نے تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ دوران کلاس ریکارڈنگ کا انتظام کیا گیا تاکہ طلباء و طالبات TAPES سے بعد میں بھی فائدہ اٹھا سکیں اور اپنے گھروں میں اور جماعتوں میں جا کر درس سے دوسروں کو بھی آگاہ کر سکیں۔

مسجد فضل عمر ہیمبرگ کلاس میں تدریس کے فرائض مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ سلسلہ نے انجام دیئے۔ دوران کلاس مکرم محمد امین خالد صاحب بھی آپ کی معاونت کرتے رہے۔

برلن میں منعقدہ کلاس میں درج ذیل احباب تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مکرم حبیب اللہ صاحب، مکرم محمد احمد صاحب اور مکرم غلام احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین!

اس دفعہ نصاب میں جو تبدیلیاں کی گئی تھیں ان کا بحمد اللہ طلباء و طالبات پر بہت خوشگوار اثر ہوا اور انہوں نے نہایت توجہ کے ساتھ اسباق کو سنا، پڑھا اور جذب کیا۔ اسی طرح کیسٹس کا پروگرام بھی بہت ہی مؤثر اور مقبول ہوا۔

دوران کلاس نماز تہجد کی ادائیگی کا بھی باقاعدگی سے التزام کیا جاتا رہا۔

مسجد نور کلاس میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

طلباء میں اوّل مکرم ذکاء اللہ خان صاحب اور مکرم ناز احمد ناصر صاحب۔ دوم مکرم مظفر احمد صاحب ثاقب۔ سوم۔ مکرم محمد اسحاق اطہر صاحب

طالبات میں اول مکرمہ امۃ الرفیق نیازی صاحبہ اور (باقی صفحہ ۸ پر)

جرمنی کے شہر ہنوور میں تبلیغی سٹال:

جماعت احمدیہ ہنوور جرمنی نے ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو اپنے شہر کے ایک بارونق مقام پر لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے ایک سٹال لگایا۔ الحمد للہ بے شمار لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔

لوگوں کی کثیر جماعت نے اسلام کے بارہ میں سوالات کئے جن کے مدلل جواب دیئے گئے۔ ایک پادری صاحب نے سوال کیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ مکرم محمود احمد ناصر صاحب نے تاریخی شواہد سے ثابت کیا کہ یہ خیال غلط اور بے بنیاد ہے جو اپنے اندر ذرہ بھر حقیقت نہیں رکھتا، بلکہ اسلام ہی پیار اور محبت کا مذہب ہے۔

پادری صاحب کے ساتھ اور دوست بھی خاموشی سے جواب سنتے رہے۔ سوال کا تسلی بخش جواب پا کر (باقی صفحہ ۸ پر)

مجلس انصار اللہ نائیجیریا کی دسویں سالانہ اجتماع میں پانچ ہزار انصار کی شرکت:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ نائیجیریا کا دسواں سالانہ اجتماع IWO کے مقام پر ۲۲-۲۳ اخاء ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوا۔ اس دو روزہ اجتماع میں تقریباً پانچ ہزار (۵۰۰۰) احباب شریک ہوئے۔ اس اجتماع میں ملک کی ۲۸ مجالس کے نمائندوں نے حصہ لیا۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نائیجیرین بھائیوں کے اخلاص میں مزید برکت دے اور انہیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ (آمین)

"یوم مصلح موعود"

۲۰ فروری بروز اتوار "یوم مصلح موعود" کا مبارک دن آ رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ اس روز خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان پیشگوئی "مصلح موعود" کو پورے شوق اور اہتمام سے منائیں۔ مقامی طور پر اس روز جلسے کریں جن میں پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔

جماعتیں اپنی سہولت کے پیش نظر ۲۰ فروری کی بجائے اس کے نزدیک کسی دوسرے دن بھی یہ تقریب منا سکتی ہیں۔ جلسہ کی کارروائی کی تفصیلی رپورٹ نظارت ہذا کو بھیجی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ انجمن آراء بیگم صاحبہ بیوہ ملک عبد القدیر صاحب مرحوم آف منٹگمری لاہور چند روز سے بوجہ یرقان اور شوگر سخت علیل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(ملک خالد محمود المحمود اقصیٰ روڈ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر۔ مسعود احمد۔ پرنٹر عبد الحی ۔ مطبع ۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت ۔ دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماع انصار اللہ ۱۹۸۳ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

جنت وہی ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہے اور ہمیں یہی جنت کافی ہے

ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات حسنہ کے سایہ میں آگے بڑھتے چلے جائینگے کوئی نہیں جو ہمارے قدم روک سکے

۱۹۸۴ء میں انشاء اللہ تحریک جدید کا وعدہ پہلی مرتبہ لاکھوں سے نکل کر کروڑوں میں داخل ہو جائے گا

اجتماع انصار اللہ کی حاضری اور سائیکل پر آنے والے انصار دوستوں کی کارکردگی پر حضور ایدہ اللہ کا اظہار خوشنودی:

فرمودہ ۲۸ اخاء ۱۳۶۲ ہش بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء بمقام احاطہ مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب رکن صیغہ زود نویسی، ربوہ

(یہ خطاب صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:)

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

وقت خزاں میں بہار:

"اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان، فضل اور کرم ہے جس کا شمار ممکن نہیں کہ ہر آن، ہر گھڑی، ہر روز، ہر شب، سال بہ سال جماعت احمدیہ کو ترقی پر ترقی دیتا چلا جاتا ہے اور کوئی ایک دن بھی جماعت کی تاریخ میں ایسا نہیں آیا جب کہ جماعت کا قدم کسی بھی پہلو سے پیچھے کی طرف گیا ہو۔ خزاں کے دن آتے ہیں تو پت جھڑ ہو جاتی ہے لیکن یہ جماعت ایسی ہے کہ جب خزاں آتی ہے تو اس میں اور بھی کونپلیں پھوٹنے لگتی ہیں۔ یہ عجیب جماعت ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر ہمیشہ اور ہر حال میں پہلے سے بڑھتی ہوئی شان کے ساتھ پورا ہوتا چلا جا رہا ہے کہ ؎

"بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
کھلے ہیں پھول میرے بوستاں میں"

جتنی مخالفت بڑھتی ہے۔ دشمن جتنا بھی جماعت کو دبانے کی کوشش کرتا ہے اتنا ہی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔

انصار خاص کوشش کریں:

آج میں نے خطبہ میں تحریک جدید کے چند کوائف پیش کیے تھے۔ ان کی مجموعی مقدار اس وقت بیان کرنے سے رہ گئی۔ گزشتہ سال اندرون اور بیرون کے وعدہ جات کی کل تعداد ۳۲ لاکھ روپے تھی۔ اور امسال یہ رقم بڑھ کر ۸۳ لاکھ روپے تک پہنچ گئی ہے گویا خدا تعالیٰ کے فضل سے صرف تحریک جدید میں ایک ہی سال میں ۵۱ لاکھ روپے کا اضافہ ہوا۔ الحمد للہ۔ ایک قدم اور آگے بڑھائیں تو آپ اگلے سال ایک کروڑ سے اوپر نکل جائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی تاریخ میں ایک نیا سنگ میل رکھا جائے گا کہ ۱۹۸۴ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تحریک جدید کا وعدہ پہلی مرتبہ لاکھوں سے نکل کر کروڑوں میں داخل ہو گیا۔ تو اس کے لئے انصار کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہیے۔

دفتر دوم کی طرف توجہ دیں:

جہاں تک دفتر سوم کا تعلق ہے جیسا کہ میں نے بتایا تھا بحمد اللہ یہ ذمہ داری ڈالی تھی اور انہوں نے توقع سے بہت بڑھ کر کام کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اندرون اور بیرون ہر جگہ کی بجنات نے دفتر سوم کے چندہ دہندگان کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ کیا ہے۔ پس انصار بھی دفتر دوم میں دلچسپی لیں (غالباً دفتر دوم انصار کے سپرد ہے) آپ کا مقابلہ احمدی خواتین کے ساتھ ہے اور اب دیکھتے ہیں کہ آپ آگے نکلتے ہیں یا خواتین آگے نکلتی ہیں۔ پس خصوصیت کے ساتھ کوشش کریں کہ دفتر دوم کے معیار قربانی کو بڑھائیں کیونکہ اب تعداد تو آپ نہیں بڑھا سکتے (غالباً دفتر دوم تعداد کے اعتبار سے بند ہو چکا ہے) لیکن ایک پہلو ابھی باقی ہے کہ جو لوگ وفات پا گئے ہیں اگر ان کے ورثاء ان کے اقربین اور ان سے محبت کرنے والے، ان کے نام زندہ رکھنا چاہیں تو وہ اس طرح تعداد میں اضافہ کر سکتے ہیں کیونکہ گزشتہ سال مجھے یہ دیکھ کر تعجب ہوا ہے کہ باوجود اس کے کہ چندوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا مگر دفتر دوم کی تعداد میں کمی واقع ہوئی ہے جو درست نہیں ہے اول تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ دفتر دوم کے چندہ دہندگان سے اتنے دوست فوت کیسے ہو گئے۔ یہ بعید از قیاس ہے یا تو دفتر نے اعداد و شمار دینے میں غلطی کی ہے اور یا پھر انصار سے کچھ کوتاہی ہوئی ہے۔ شاید انہوں نے یہ سمجھا کہ ہماری خواتین کام کر رہی ہیں اس لئے ہم آرام کرتے ہیں ہمیں کیا ضرورت ہے۔ یہ درست نہیں ہے آپ بھی ماشاء اللہ جوان ہیں۔ بڑھاپے کا تصور بالکل نکال دیں ورنہ آپ کا تصور مجھے بھی بوڑھا بنا دے گا۔ میں ۵۴ سال کا تو ہوں میں تو اپنے آپ کو بوڑھا نہیں سمجھتا تو کم سے کم ۵۴ سال کی عمر تک کے جو انصار ہیں انہیں بہر حال جوان بن کے دکھانا پڑے گا۔ کوشش کریں کہ خدام سے بھی آگے نکلیں، جسمانی طور پر بھی خیال رکھیں روحانی طور پر بھی اپنا خیال رکھیں۔

مجھے یاد ہے کہ جب میں سندھ کا دورہ کیا کرتا تھا تو چند نوجوانوں کے ساتھ دوڑ بھی کیا کرتا تھا تاکہ ساتھ ساتھ کچھ جسم بھی ٹھیک رہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے انہیں لمبی دوڑ میں ہرا دیتا تھا۔ وہ ہر دفعہ کوشش کرتے رہے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفعہ جب میں گیا تو پھر انہوں نے کہا کہ آؤ اب دوڑ کرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ اب اور قسم کی دوڑیں ہو رہی ہیں ان سے وقت ہی نہیں ملتا۔ بہرحال آپ کو اپنی صحت اور اپنے جسم کا بھی خیال کرنا چاہیئے۔ کوشش کریں کہ آخر دم تک جوان رہیں۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بڑا پیارا لقب دیا تھا۔ "جوانوں کے جوان ہو تم" تو ہر پہلو سے اپنے بچوں اپنے چھوٹے بھائیوں سے آگے نکلنے کی کوشش کریں۔

حاضری کی خوشکن رپورٹ:

جہاں تک اس دفعہ اجتماع کی حاضری وغیرہ کا تعلق ہے بڑی ہی خوشکن رپورٹ ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ انصار ہر جگہ بڑا زور مار رہے ہیں کہ کسی طرح اپنے دوسرے ساتھیوں سے آگے بڑھ کر مجلس انصاراللہ کا جھنڈا بلند کریں۔ چنانچہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ گزشتہ سال ربوہ کے ۱۸۰۰ اراکین نے اس وقت تک رکنیت کا ٹکٹ بنوا کر داخلہ لیا تھا اس کے مقابل پر اس دفعہ ۲۱۱۲۔ انصار باقاعدہ ٹکٹ بنوا کر یہاں اجتماع میں حاضر ہوئے ہیں۔ مجالس بیرون میں گزشتہ سال اس وقت تک ۶۶۲ مجالس آئی تھیں اور اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷۱۶ مجالس آ چکی ہیں اور باہر سے گزشتہ سال کے ۲۳۲۱ کے مقابل پر ۲۵۰۲۔ انصار تشریف لا چکے ہیں۔ جہاں تک مجالس بیرون ملک کا تعلق ہے ان کی تعداد میں تو کمی ہے لیکن نمائندگی میں کمی نہیں گزشتہ سال ۸ مجالس بیرون ملک تشریف لائی تھیں اس دفعہ ۶ مجالس بیرون آئی ہیں لیکن نمائندوں کے لحاظ سے گزشتہ سال بھی ۹ تھے اور اس سال بھی ۹ ہیں۔ بہرحال خدا تعالیٰ کے فضل سے عمومی طور پر گزشتہ سال کے مقابل پر نمایاں ترقی ہے۔

سائیکل سوار انصار:

جہاں تک سائیکل سواروں کا تعلق ہے انصار کو سائیکلوں پر آنے کی اس طرح تاکید نہیں کی جاتی جس طرح خدام کو کی جاتی ہے اور وہاں تو کوشش بھی زیادہ کی جاتی ہے۔ انصار کے لئے جب سائیکل سواری کی سکیم شروع کی گئی تو ہم نے اسے بطور "کچی مٹی" رکھا تھا یعنی آ گئے تو ٹھیک ہے نہیں تو نہ سہی کوئی بات نہیں۔ لیکن پہلے سال ہی قریب کے اضلاع اور خصوصاً ضلع سرگودھا کی طرف سے جو حوصلہ دکھایا گیا تو اس سے پھر باقاعدہ اس طرف توجہ پیدا ہوئی کہ اگر اس میں مزید کوشش کی جائے تو رونق کو کافی بڑھایا جا سکتا ہے۔

چنانچہ امسال ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء تین بجے شام کی رپورٹ یہ ہے کہ ۳۵۹۔ انصار سائیکلوں پر آئے ہیں۔ جب کہ گزشتہ سال ان کی تعداد ۱۹۷ تھی، تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۶۲ کا اضافہ ہوا ہے۔ جہاں تک لمبے سفر کا تعلق ہے اس دفعہ عمداً بعض علاقوں سے آنے کے لئے انصار اور خدام کو بھی روک دیا گیا تھا کیونکہ حالات ایسے تھے کہ اس سے خدشہ تھا، اس لئے صرف نزدیک سے آ سکے ہیں۔ لمبے سے لمبا سفر جو انصار کی طرف سے کیا گیا وہ ۲۵۰ میل کا ہے۔ یعنی وہ گروپ جو واہ کینٹ سے آیا ہے۔ اس دفعہ ایک اور لحاظ سے بھی ایک نیا ریکارڈ قائم کیا گیا ہے کہ گزشتہ سال سب سے معمر انصار دوست جو تشریف لائے تھے ان کی عمر ۸۲ سال تھی اور اس دفعہ جو آئے ہیں ان کی عمر ۸۵ سال ہے۔ ماشاءاللہ۔ اسی طرح ایک دوست ۸۱ سالہ بزرگ حکیم محمد اسلم صاحب ۱۲۸ میل کا سفر طے کر کے آئے ہیں ۸۵ سالہ بزرگ سراج الدین صاحب ہیں جو فیصل آباد سے تشریف لائے ہیں۔ ایک اور نیا ریکارڈ اس دفعہ یہ قائم کیا گیا ہے کہ ایک دوست جو ایک پاؤں سے معذور ہیں وہ سوٹی کے سہارے سے سائیکل چلاتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۰۲ میل کا سفر طے کر کے آئے ہیں۔ امیر ضلع جھنگ میاں محمود احمد صاحب بھی اس دفعہ سائیکل پر قافلہ کے ساتھ آئے ہیں۔ اس سال ایک اور نئی دلچسپ بات کا اضافہ ہوا کہ گزشتہ سال ایک دوست اپنے بیٹے اور پوتے کو سفر میں ساتھ لائے تھے۔ اس دفعہ جو ۸۵ سالہ بزرگ ہیں یہ اپنے پڑپوتے کو سائیکل پر بٹھا کر لائے ہیں۔ تو تری نسلاً بعید کی پیشگوئی اس رنگ میں بھی حضورؑ کے خدام دیکھ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک کاموں میں آگے بڑھتے ہوئے اگلی سے اگلی نسلوں کو بھی ساتھ شامل کرتے چلے جا رہے ہیں۔

عمومی طور پر ضلع سرگودھا اول آیا ہے جہاں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ۸۷ انصار تشریف لائے ہیں اور فیصل آباد دوم ہے۔ جہاں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ۷۷ انصار سائیکل پر تشریف لائے ہیں۔

ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اس سال بعض غیر از جماعت احباب بھی شوق سے ہمارے سائیکل سواروں کے قافلوں میں شامل ہوئے اور تین دوست ایسے ہیں (دو لاہور سے اور ایک فیصل آباد سے) جو ابھی تک احمدی نہیں لیکن وہ اپنی محبت اور پیار کے اظہار کے طور پر سائیکل سواروں کے ساتھ آئے۔ ان کی جزا تو وہی ہے جو اللہ تعالیٰ انہیں دے گا ہم تو ان کے لئے یہ دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اگلی دفعہ انہیں بطور احمدی شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

جماعت احمدیہ کی مخالفت:

جہاں تک عمومی کیفیت کا تعلق ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا حالات ایسے ہیں کہ ہر طرف سے جماعت کی مخالفت کی کوشش ہو رہی ہے اور پہلے سے بہت بڑھ رہی ہے اور مخالفت بعض ایسے رنگ بھی اختیار کر جاتی ہے جو مذہب کے نام پر دھبہ ہے انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ مذہب کی طرف منسوب ہو کر ایک انسان ایسی حرکتیں بھی کر سکتا ہے لیکن امر واقعہ یہی ہے کہ جب سے دنیا میں مذہب کا آغاز ہوا ہے مذہب اور مذہب کے مقابل پر دونوں طرف سے جیتنے کی جو جدوجہد اور کوشش ہوئی ہے اس میں ہمیشہ سچائی کے مقابل پر مذہب کے نام پر ہی مخالفت ہوئی ہے اور ہمیشہ مخالفت نے ایسے ایسے رنگ اختیار کئے ہیں کہ جن کے تصور سے بھی طبیعت کراہت محسوس کرتی ہے اور عجیب اتفاق ہے کہ دونوں طرف سے مذہب کا ہی نام لیا جاتا ہے۔ لیکن یہ دو اسوے الگ الگ ہیں ان میں اتنا نمایاں فرق ہے کہ کسی انسان کے لئے اگر وہ فطرت سعیدہ رکھتا ہو یہ پہچاننا مشکل نہیں کہ مذہب کا حقیقی علمبردار کون ہے اور مصنوعی کون؟ کون واقعتہً سچائی کی طرف ہے اور کون خیالی اور وہم کے طور پر محض نظریاتی لحاظ سے سچائی کے ساتھ ہے عملاً نہیں ہے۔ یہ فرق کرنا مشکل نہیں کیونکہ جب سے ہمارے سامنے تاریخ مذہب کا آغاز ہوا ہے اس کے پہلے ورق سے شروع ہو کر آخری ورق تک ایک ہی کیفیت نظر آتی ہے کہ سچے مذہب والے بعض خاص اخلاق سے متصف ہوتے ہیں۔ ان کا کردار ایسا ہوتا ہے جسے وہ کسی قیمت پر بھی نہیں چھوڑتے۔ دوسری طرف مذہب کی طرف منسوب ہونے والے لوگ بھی ایک خاص کردار سے چمٹ جاتے ہیں اور وہ بھی اس کردار کو نہیں چھوڑتے مگر ان دونوں میں نمایاں فرق ہے مثلاً حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں یہ فرق بہت کھل کر بہت زیادہ روشن ہو کر سامنے آیا ہے۔ اتنا واضح کہ اگر ہمیں باقی مذہب کی تاریخ کا ایک ذرہ برابر بھی علم نہ ہو تب بھی صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ہمارے لئے بہت کافی ہے اس کے ہوتے ہوئے کہیں اور دیکھنے کی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی۔ جو کردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا وہی ہمارے لئے کافی ہے اس سے نہ بڑھنے کی ضرورت ہے نہ کم ہونے سے ہمیں کوئی فائدہ ہوگا۔ بعینہٖ وہی شکلیں بنانا پڑیں گی وہی کردار اختیار کرنا پڑے گا وہی اسلوب اپنانا پڑے گا۔ انہی راستوں پر قدم مارنے پڑیں گے جن پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم پڑا کرتے تھے۔

معزز ترین اخلاق:

آپؐ فرماتے ہیں کہ میں معزز ترین اخلاق پر فائز کیا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ میں ایسے اخلاق پر مبعوث کیا گیا ہوں جو اخلاق کی بھی چوٹیاں ہیں پس اخلاق کو اپنانا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کو اپنانا یہ ہے بنیادی چیز جس کے ساتھ ہم انشاء اللہ تعالیٰ تمام دنیا کی مخالف طاقتوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں پھر ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق میں ایک ایسی پختگی اور ایسا ثبات تھا کہ کسی کیفیت کسی حالت میں بھی وہ بدلتے نہیں تھے اور دوسرے معنوں میں یعنی منفی رنگ میں آپ کے مخالفین میں بھی ایک ثبات نظر آتا ہے وہ بھی نہیں بدلا کرتے تھے۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں جو حاضر ہوتا یا آپؐ سے ملنے کے لئے آتا تھا آپؐ اس سے مہمان کے طور پر بے انتہا اکرام کا سلوک فرمایا کرتے تھے خواہ وہ کیسی ہی نیت سے آئے۔ کسی بد ارادے یا گندے ذہن کے ساتھ آیا ہو، یا بعض دفعہ غلط دعاوی لے کر بھی آیا ہو تب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہمان کی عزت فرماتے تھے اور آپؐ کے گھر میں کسی کے لئے کوئی خطرہ نہیں تھا یہاں تک کہ مسیلمہ کذاب بھی جب آپؐ کے ہاں آیا تب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں وہ مامون اور محفوظ تھا اور کسی کی مجال نہ تھی کہ اسے میلی آنکھ سے دیکھ سکے کیونکہ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہمان تھا یہ ہے عظمت کردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ اور جب آپ کسی کے پاس جاتے تھے تو بطور مہمان ہوتے تھے اور مہمان کو جس قسم کے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیئے وہی آپ کرتے تھے اور کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ آپ کسی کے ہاں گئے ہوں، کسی شہر یا کسی بستی میں گئے ہوں اور وہاں آپؐ نے بطور مہمان اپنی ذمہ داریوں کو بھلا دیا ہو۔ اس کے برعکس دشمن کا کردار بھی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے منفی رنگ میں ثبات قدم رکھتا تھا اس میں بھی آپ کوئی تبدیلی نہیں دیکھتے۔ وہ مہمان بن کر آتے تب بھی گندہ ذہنی کرتے تھے اور اپنے اخلاقی تقاضوں کو بھول کر آیا کرتے تھے۔ بلکہ غالباً ہوتے ہی نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے جو لے کر چلے ہوں۔ اس لئے اُن کے نزدیک مہمان کے کوئی فرائض ہی نہیں تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر میں آتے تھے۔ آپؐ کے گھر میں آتے تھے تو نہایت بدتمیزی اور بداخلاقی کا سلوک کرتے تھے بعض گالیاں دے کر چلے جاتے تھے اور سمجھتے تھے کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اور جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں مہمان جاتے تھے تب بھی آپؐ سے ان کا سلوک یہی رہتا تھا یعنی نہ وہ اپنے سلوک کو بدلتے تھے جب خود مہمان ہوں نہ اس وقت بدلتے تھے جب خود میزبان ہوں۔

چنانچہ طائف کی بستی میں جو واقعہ گزرا یہ اسی قسم کے اخلاق کا مظہر ہے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں اور اس پہلو سے دونوں کے کردار میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی۔ چنانچہ قرآن کریم اس سے متعلق فرماتا ہے:۔

"كُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝" (سورۃ بنی اسرآءیل آیت ۸۵)

ہر شخص اپنی شاکلت کے مطابق عمل کرتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالفین کی بھی ایک شاکلت تھی اور آپؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی ایک شاکلت تھی۔ مخالف اپنی شاکلت پر قائم رہے اور اپنی بے وقوفیوں میں یہ سمجھتے رہے کہ وہ مسلمان ہیں حالانکہ وہ مذہب اور اصلاح کے نام پر گالیاں دے رہے ہیں اور فساد برپا کر رہے ہیں۔

قرآن کریم فرماتا ہے:۔

"اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ ۝" (البقرۃ: ۱۳)

خبردار یہی مفسد ہیں جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل پر نکلے ہیں "وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ" ان بے وقوفوں کو پتہ ہی نہیں، احساس ہی نہیں کہ وہ کیا چیز ہیں۔ اسی لئے فرمایا:۔

ربکم اعلم بمن ھو اھدٰی سبیلا

اس دنیا میں ان سے بحث کا کوئی فائدہ نہیں ہے، انہیں یہ کہنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں کہ تم مفسد ہو کیونکہ اُن کی دماغی حالت ایسی بگڑ چکی ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہی نہیں کہ ہم جو حرکتیں کر رہے ہیں وہ مکارم الاخلاق سے دور کا بھی تعلق نہیں رکھتیں۔

ایک ہی کسوٹی: پس ہمارے لئے تو صرف ایک ہی کسوٹی ہے اور وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق ہیں ہمارے گھروں میں آنے والے جتنی مرضی گندی گالیاں دیں، حد سے زیادہ دل آزاری بھی کریں تب بھی ہم نے مقابل پر بے صبری کا کوئی کلمہ منہ سے نہیں نکالنا اور جب ہم ان کے گھر جائیں گے تو ہم دعائیں لے کر ان کے گھر جائیں گے اور اگر وہ ماریں گے بھی تو بھی ہم دعائیں دیتے ہوئے واپس آئیں گے یہ ہے وہ کردار جو زندگی کا کردار ہے اور جو کردار اس کے مقابل پر ہے وہ موت کا کردار ہے تو میں آپ سے کیسے یہ توقع رکھوں کہ آپ زندگی دے کر موت خرید لیں، ہرگز نہیں! اس سے زیادہ جاہلانہ سودا اور کوئی نہیں ہو گا۔ زندگی کی ہر اس علامت سے چمٹ جائیں جو محمد مصطفےٰ کی سیرت ہے اور اس کے مخالف جتنی بھی علامتیں ہیں وہ موت کی علامتیں ہیں ان سے منہ موڑ لیں اور کبھی بھی آنکھ اٹھا کر ان کی طرف نہ دیکھیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن کے لئے کفر کا خیال ایسا ہی ہے جیسے اُسے اُٹھا کر جلتے ہوئے تنور میں پھینک دیا جائے۔ پس ہر وہ چیز، ہر وہ خلق جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل پر استعمال ہو وہ جلتا ہوا تنور ہے آپ کبھی اس میں داخل ہونے کا تصور بھی نہ کیجئے۔ جنت وہی ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں ہے۔ ہمیں یہی جنت کافی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفاتِ حسنہ کے سایہ میں ہم آگے بڑھتے چلے جائیں گے کوئی نہیں جو ہمارے قدم روک سکے۔ یہ سایہ پھیلنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہ سایہ آگے بڑھنے کے لئے بنایا گیا ہے یہ آگے بڑھے گا اور آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا اور پھیلتا چلا جائے گا یہاں تک کہ ساری دنیا اس سایہ کی لپیٹ میں آ جائے گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

دعا کر لیجئے۔ آپ کو جو گالیوں سے دُکھ ہوتا ہے اس کے لئے دعا ہی تو ایک ایسا موقع ہے جس میں آپ اپنے سارے دبے ہوئے جذبات نکال سکتے ہیں۔ آپ سے یہ تو نہیں کہا جا رہا کہ آپ کسی راستہ سے بھی اپنے جذبات نکالنے ہی نہیں، خدا تعالیٰ کی راہ میں جو آنسو بہتے ہیں اس رستہ سے اپنے جذبات نکالئے۔"

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خرید کر پڑھے

ربوہ میں صحت و صفائی کی مہم

گندے پانی اور کوڑے کرکٹ سے نجات کے سادہ طریقے

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ

(قسط دوم)

اس مضمون کی پہلی قسط میں خاکسار اہل ربوہ کو یہ بتا چکا ہے کہ حضور ایدہ اللہ ربوہ کو ہر لحاظ سے پاکستان کا ایک مثالی شہر بنانا چاہتے ہیں اور اس کے لئے حضور نے مجالس قائم کی ہیں۔ اوّل مجلس صحت جو اہالیانِ ربوہ کو کھیلوں کے ذریعہ صحت مند بنانے کی ذمہ دار ہے۔ دوسری مجلس انسداد مکھی و مچھر جو مکھی و مچھر سے پھیلنے والی بیماریوں سے نجات دلا کر اہالیان ربوہ کو صحت مند بنانے کی ذمہ دار ہے اور تیسری مجلس تزئین ربوہ جو ربوہ کو پھلوں پھولوں اور سایہ دار درختوں کے ذریعہ دلکش شہر بنانے کی ذمہ دار ہے۔

مکھی اور مچھر سے پھیلنے والی علالت اور بیماری کو کنٹرول کرنے کے لئے گزشتہ قسط میں عسذہ ۔ ۔ ۔ یعنی خشک گڑھے والے بیت الخلاء کا طریق خاکسار نے وضاحت سے بتلا دیا ہے۔ لیکن علالت کے دو اور معروف اسباب بھی ہیں اور اس قسط میں خاکسار ان کے کنٹرول کا بھی نہایت آسان طریق اہل ربوہ کو خصوصاً اور دیگر احمدیوں کو عموماً بتلانا چاہتا ہے۔

ان میں سے اوّل گندہ پانی ہے جو مکانوں کے مالک عموماً ایک نالی کے ذریعہ سے گھر سے باہر نکال کر سڑک پر پھیلا دیتے ہیں اور لوگوں کا چلنا پھرنا اور تانگوں اور کاروں وغیرہ کا آنا جانا دشوار کر دیتے ہیں۔ یہ طریق سراسر نامناسب اور مخلوق خدا کو دکھ دینے والا ہے۔ کیونکہ سڑک پبلک کے فائدہ کے لئے ایک گزرگاہ ہوتی ہے نہ کہ گندے پانی کا تالاب جس پر مچھر پرورش پائیں یا لوگوں کو آنے جانے میں دقت ہو۔

ربوہ کی جو زمین کمیٹی آبادی ربوہ کے ماتحت لوگوں کو دی گئی ہے۔ اس کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کا کوئی پلاٹ دس مرلہ سے کم نہیں ہے اور اس کی کوئی گلی بیس فٹ سے کم چوڑی نہیں ہے۔ اور بڑی سڑکیں تو ماشاء اللہ سب ہی ۵۰ فٹ چوڑی ہیں اس لئے یہاں ربوہ میں گندے پانی کے نکاس کو جذب کرنے کے دو نہایت ہی مؤثر اور مفید طریق ہیں۔

پہلا طریق

اول یہ کہ چونکہ دس مرلہ کا پلاٹ عموماً سارا تعمیر شدہ نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات دونوں طرف یا کم از کم ایک طرف صحن ضرور ہوتا ہے۔ اس صحن کی بیرونی دیوار سے ۲۔۳ فٹ ہٹ کر اندر صحن کی طرف چھوٹے چھوٹے سیزن کے پلاٹ بنا لئے جائیں اور گندا پانی ان میں چھوڑ دیا جائے۔ اس گندے پانی سے ربوہ کی زمین میں باوجود شور ہونے کے بڑی آسانی سے مولی گاجر میتھی۔ پالک۔ موتگرے۔ کدو۔ ٹینڈے۔ بھنڈی۔ پیاز۔ بھنڈی توری۔ بینگن بلکہ ذرا سی محنت اور توجہ کے ساتھ شلجم بھی بڑی آسانی سے اگائے جا سکتے ہیں۔ اور اگر گوبر کی کھاد بھی ان پلاٹس کی مٹی کے ساتھ ملا دی جائے تو یہ سبزیاں بڑی آسانی کے ساتھ وافر مقدار میں گھر کے گندے پانی سے ہی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ بلکہ اسی پانی سے گھر میں بعض پھلدار پودے۔ جیسے امرود۔ انار۔ اور بیری وغیرہ بھی بآسانی پل پڑتے ہیں اور پھل دینے لگ جاتے ہیں۔ پس اس طریق سے ان پلاٹس میں گھر کا گندہ پانی بھی جذب ہو جائے گا اور مچھر کو بھی پرورش پانے کا موقعہ نہیں ملے گا۔ میں خود اس طریق پر عمل کر رہا ہوں۔ اور فائدہ اٹھا رہا ہوں

گندے پانی سے نجات کا دوسرا طریق

دوسرا طریق گندے پانی کو زمین میں جذب کرنے کا یہ ہے کہ گھر سے باہر گلی میں اپنے گھر کی بیرونی دیوار سے ۴۔۵ فٹ کے فاصلہ پر دیوار کے متوازی پلاٹ کی سڑک کی طرف پلاٹ کی لمبائی کے برابر یا فٹ ڈیڑھ فٹ چوڑی اور ۸۔۹ انچ گہری نالی بنا دیں جس پر اگر کانٹوں کی باڑ لگا دی جائے تو اس نالی میں بکائن دیسی کیکر شیشم اور نیم وغیرہ کی قسم کے درخت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بآسانی اگائے جا سکتے ہیں۔ جو اس وقت ربوہ کی ہر گلی میں عموماً نظر آ رہے ہیں۔ باڑ کی ضرورت اس لئے ہے کہ تا ان پودوں کو بکریاں نہ کھا جائیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اتنی زحمت بھی نہ کرنا چاہے تو وہ اس نالی میں جنگلی کیکر کے بیج پھینک دے اور بے نیاز ہو کر گھر بیٹھ جائے یہ بیج اُگ کر خود بخود درخت بن جائیں گے کیونکہ بکری ان کو بالکل نہیں کھاتی ہے اور ان درختوں سے بڑی آسانی سے ہر سال وافر مقدار میں مفت ایندھن مل جائے گا۔ جیسا کہ اس وقت بھی ربوہ کے کئی غربا ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پس یہ ہم خرما و ہم ثواب والی بات ہے۔ ذرا سی توجہ اور محنت کے ساتھ گندا پانی بھی زمین میں جذب ہو جائے گا مچھر بھی پیدا نہ ہو گا اور ایندھن بھی مفت ملے گا۔

کوڑا کرکٹ سے نجات

اب رہا گھر کا کوڑا کرکٹ۔ تو چونکہ اس وقت تک بعض میونسپلٹی کی طرف سے گھروں کا کوڑا کرکٹ اٹھانے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ اس لئے اس سے نجات پانے کا بھی آسان طریق درج ذیل ہے۔ وہ طریق ہے کہ اپنے صحن کے ایک کونہ میں ایک گڑھا ۴ فٹ قطر کا یا ۴×۵ فٹ مستطیل ۵ فٹ کے قریب گہرا کھود لیا جائے۔ اس میں گھر کا تمام کوڑا کرکٹ ڈالتے رہیں۔ لیکن سبزی اور پھلوں وغیرہ کے چھلکے اس میں براہ راست نہ ڈالیں بلکہ ان کو گڑھے کے قریب باہر رکھ کر پہلے ۴۔۵ دن تک خشک ہونے دیا جائے اور پھر ان کو جلا کر ان کی راکھ کو اس گڑھے میں ڈالا جائے۔ اس طریق پر عمل کرنے سے یہ گڑھا ۵۔۶ سال تک کام دے گا اور پھر جب یہ بھر جائے تو پھر اسی طرح کا ایک اور گڑھا اس سے تھوڑے فاصلہ پر کھود لیا جائے۔ ان گڑھوں سے نکلنے والی مٹی سے گھر کا صحن اونچا ہونے میں مدد ملے گی اور باہر سے بھرتی کے لئے مٹی لانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ صحن اونچا ہونے سے بارش کے وقت گھر کے صحن میں بارش کا پانی کھڑا ہونے سے بھی نجات مل جائے گی۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۲ سال میں صرف دو گڑھے بھرتے ہیں اور ان گڑھوں سے نکلنے والی مٹی صحن میں استعمال ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور تکلف سے صفائی کرتے والوں سے محبت کرتا ہے۔ پس اگر ہمیں صفائی سے محبت ہے اور واقعی صفائی اس حدیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق جزو ایمان ہے۔ تو پھر ہمیں اس کے لئے کچھ نہ کچھ تکلف ضرور کرنا چاہیئے۔ بغیر محنت اور تکلیف کے نہ دین میں کچھ ملتا ہے اور نہ دنیا میں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت سے یہ فرما دیا ہے کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ یعنی ہم نے انسان کو رہین محنت بنایا ہے۔ پس ہمیں اہالیان ربوہ سے اور دنیا بھر کے احمدیوں سے اس امر کی پُر زور اپیل کرنا ہوں کہ وہ صفائی کو اپنا شعار بنائیں اور صاف اور ستھری زندگی گزارنے کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ بلکہ یہ لحاظ اپنے دینی منصب کے سب اہل دنیا کے لئے صحت و صفائی کے لحاظ سے اسلامی سیرت و کردار کا ایک نہایت ہی اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ اس زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ذریعہ مقدر ہے۔ اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے دوسروں کے لئے نمونہ بننا ہو گا اور صفائی کے ذریعہ اپنی صحتوں کو بہتر بنانا ہو گا صحت ہو گی تو زندگی کا حظ اور لطف بھی اٹھایا جا سکے گا۔

عربی زبان کا مشہور مقولہ ہے کہ العقل السلیم فی الجسم السلیم یعنی عقل سلیم صحیح و سالم جسم کے اندر ہی پائی جا سکتی ہے۔ پس عام احمدی عموماً اور ربوہ کے احمدی مکین خصوصاً حضور کی قائم کردہ مجلس انسداد مکھی مچھر سے پورا پورا تعاون کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے خلیفۂ برحق کی خوشنودی اور رضا کو حاصل کریں اور دنیا و آخرت ہر دو میں سرخرو ہوں۔

مغربی ممالک نے حفظان صحت کے ان اصولوں کو اپنا لیا ہے۔ جن کی تاکید ہمیں قرآن کریم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں کی گئی ہے اور ان پر عمل کرنے سے ان کی صحتیں بھی بہت ہی قابل رشک ہیں۔ پس کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ ہم ان اصولوں کو اب دوبارہ اپنا لیں اور صحت جیسی نعمت عظمیٰ سے متمتع ہوں۔ صحتیں اگر اچھی ہوں گی، تو ہم دین اور دنیا کے کاروبار بھی عمدگی سے سرانجام دے سکیں گے۔ پس صحت ایک نہایت ہی قابل قدر چیز ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے کوئی قربانی بھی بڑی نہیں ہونی چاہیئے۔ ادویات سے صحت کا حصول تو ایک بناوٹی چیز ہے جو اصل کی طرح نہیں ہو سکتی۔ اور بالخصوص انگریزی ادویات کی کیفیت تو یہ ہے کہ ان میں سے تقریباً ہر دوائی کا کوئی نہ کوئی Reaction یعنی ردِ عمل ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں اگر ایک بیماری سے نجات مل بھی جائے تو اس دوائی کا کوئی نہ کوئی Side effect یعنی بیماری کا کوئی اور پہلو پیدا ہو جاتا ہے یا پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پس اہالیان ربوہ مکھی اور مچھر کی غلاظت اور ان سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے بچنے کے لئے مجلس انسداد مکھی و مچھر سے پورا پورا تعاون کم از کم اپنی اور اپنے خاندان کی صحت کی خاطر ہی ضرور کریں۔ کیونکہ اس طریق سے گندگی سے ہمیں نجات مل جائے گی۔ بیماریوں سے بچنے کے لئے قیمتی ادویات کے اخراجات سے ہم بچ جائیں گے اور ہماری صحتیں بناوٹی اور عارضی نہ ہوں گی بلکہ اصلی اور دائمی ہوں گی۔ ان ادویات سے بچنے والی رقم سے ہم اپنے چندوں کو بآسانی ادا کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں عقل اور سمجھ سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم ایسے طریق پر کاربند ہوں کہ جس سے ہمارے پیارے امام کی یہ خواہش پوری ہو سکے کہ ربوہ ہر لحاظ سے پاکستان کا ایک مثالی شہر بن جائے آمین

ضروری گزارش

بعض احباب کو شکایت ہے کہ ان کا سالانہ نمبر انہیں نہیں مل سکا۔ ڈاک میں ضائع ہو گیا ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ چار روپے پیکنگ و رجسٹری خرچ بذریعہ ٹکٹ بھجوا دیں۔ تاکہ ان کی خدمت میں سالانہ نمبر دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوا دیا جائے۔ بصورت دیگر وہ کسی ذریعہ سے دفتر ہذا سے دستی خریداری نمبر بنا کر بھی وصول کر سکتے ہیں۔ عام ڈاک میں بھجوانے سے پھر ضائع ہونے کا امکان ہے۔

خطبہ نمبر کے خریداران کو سالانہ نمبر نہیں بھجوایا گیا۔ اگر وہ بھی سالانہ نمبر لینا چاہیں تو قیمت ادا کر کے لے سکتے ہیں جس کی قیمت ۱۰ روپے ہے (مینیجر الفضل)

ولادت باسعادت

● ۔ حسب اطلاع مکرم الحاج عبدالسمیع صاحب رحمت شرقی ربوہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صاحبزادی (بیگم محمد ریاض صاحب اظہر فیصل آباد) کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام محمد رضا یاسر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم محمد نواز صاحب گوندل مرحوم کا پوتا ہے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور قرۃ العین بناتے ہوئے صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

● ۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لڑکے عزیزم محمد ایوب خاں اور عزیزہ خالصہ خانم کو تین جنوری ۱۹۸۴ء کو ایک بچی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام "ربیعہ" تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مولینا محمد یعقوب خاں صاحب مرحوم کی پڑپوتی اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی کی پوتی کی بیٹی ہے۔

احباب نومولودہ کے نیک خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کریں۔ (کیپٹن عبدالسلام خان ۱۳۹-اے احمد پارک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور)

● ۔ میرے بیٹے عزیزم سید تنویر احمد شاہ سلمہ اللہ حال کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۶ جنوری ۱۹۸۴ء بروز جمعہ بیٹی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ریحانہ عصمت نام رکھا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو بابرکت عمر دے۔ الی خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (سید بشیر احمد شاہ مینیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ)

دعائے نعم البدل

عزیزم مکرم مقبول احمد ملک ابن برادرم ملک محمد عبداللہ صاحب کے ہاں گذشتہ دنوں اسلام آباد میں لڑکا پیدا ہوا جو پیدائش کے معاً بعد فوت ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا کرے۔ آمین

(عباداللہ گیانی مینیجر الفضل)

اُذکروا موتٰکم بالخیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری والدہ مرحومہ

میری والدہ محترمہ سیدہ بی بی صاحبہ زوجہ سید حسین علی شاہ صاحب مرحوم آف دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور حال موسے والا ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۴/۱۲/۸۳ بوقت چھ بجے صبح وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میرے نانا صاحب سید حیدر شاہ کے ہاں صرف ایک بیٹی کے سوا اور کوئی اولاد نہ تھی۔ اس لئے انہوں نے بیٹی کی شادی کرکے اپنے داماد (میرے والد صاحب) کو اپنے گھر موضع منجکے ضلع گورداسپور میں رکھ لیا۔ جہاں وہ ان کی زندگی تک وہیں رہے۔ خلافت ثانیہ کے اوائل زمانہ میں محترمہ والدہ صاحبہ میرے والد صاحب کے ساتھ ہی بیعت کرکے احمدی ہوگئیں اور تادم آخر اس پر بڑی پختگی سے قائم رہیں۔ مرکز کی طرف سے جب کبھی کسی خاص چندہ کی تحریک ہوتی تو اس میں بڑے شوق سے حصہ لیتیں۔ اگر نقد رقم موجود نہ ہوتی تو اپنا زیور پیش کر دیتیں۔

والدہ صاحبہ نے ۱۹۲۶ء میں وصیت بھی کر دی اور اپنا حصہ وصیت بھی اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا۔ میرے جواں سال بیٹے سید وحید احمد ساجد کی وفات اور اس کے بعد میری بیوی رشیدہ بیگم کی وفات کے پے در پے صدمات کی وجہ سے ان کی صحت دن بدن گرتی چلی گئی۔ اور ہر وقت غمگین رہنے لگیں۔ گذشتہ دو چار سال سے بہت کمزور ہوگئیں اور کھانا وغیرہ پکانے سے بھی معذور ہوگئیں۔ اس عرصہ میں میری بھانجیاں عزیزم سید رفیق شاہ صاحب کارکن دفتر آبادی ربوہ کی بچیاں یکے بعد دیگرے موسے والا آکر گھر کا کام کاج کرتی رہیں۔ اپنی وفات سے چند ماہ قبل ربوہ آکر اپنی بچیوں اور ان کی اولاد کو مل کر واپس گئیں تو ان کی حالت دن بدن خراب ہوتی چلی گئی۔ میری بھانجی عزیزہ ذکیہ سلمہا گھر کے کام کاج کے علاوہ محترمہ والدہ صاحبہ کی بھی خدمت کرتی رہی۔ آخر ان کا وقت مقرر آپہنچا اور مورخہ ۱۴/۱۲/۸۳ اپنے اللہ کے حضور حاضر ہوگئیں۔ بوقت وفات ان کی عمر ۹۰ سال تھی۔ وہاں سے ان کی نعش بذریعہ ویگن ربوہ لائی گئی۔ دوسرے دن بعد نماز فجر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ مسجد مبارک میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ والدہ صاحبہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ (سید محمود احمد شاہ۔ صدر جماعت احمدیہ موسے والا ضلع سیالکوٹ)

تقریب رخصتانہ

• ۔ مورخہ ۱۲/۸۴ بروز جمعرات بوقت ۵ بجے بعد دوپہر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کاہلوں کے مکان نمبر ۱۳/۲ دارالصدر غربی پر خاکسار کی بچی عزیزہ زاہدہ صدیقہ ایم۔ اے کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ذرہ نوازی شرکت فرمائی۔ پہلے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ احباب کے درمیان تشریف فرما ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضور نے رشتہ کے بابرکت و مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کرائی۔ اس کے بعد حضور اندر تشریف لے گئے اور ازراہ شفقت و عنایت بچی کو پیار اور محبت بھری دعاؤں سے نوازا فالحمد للہ تعالیٰ علیٰ ذالک۔ عزیزہ زاہدہ صدیقہ کا نکاح عزیزم مبشر احمد طاہر ابن چوہدری سراج دین صاحب کے ہمراہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بتاریخ یکم مارچ ۱۹۸۲ء مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے نہایت بابرکت اور اعلیٰ ثمرات کا حامل فرما دے۔ آمین۔ (بشیر احمد گورایہ گنج مغلپورہ لاہور)

• ۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ راشدہ عباسی کا نکاح مورخہ ۲۸/۱۲/۸۳ بعد نماز فجر مسجد بشیر دارالعلوم جنوبی ربوہ میں مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب فاضل استاذ جامعہ احمدیہ نے مبلغ -/۱۵،۰۰۰ روپے (پندرہ ہزار) حق مہر پر عزیزم مبشر احمد صاحب ابن منیر احمد صاحب مرحوم کنری ضلع تھرپارکر سے پڑھا۔ دوسرے روز ۲۹/۱۲/۸۳ بعد دوپہر رخصتانہ ہوا۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

(مظفر حسین عباسی انسپکٹر بیت المال آمد باندھی ضلع نواب شاہ۔ سندھ)

دعائے مغفرت

• ۔ خاکسار کے والد مکرم ماسٹر علی محمد صاحب آف سڑدعہ بعارضہ فالج ۵ ماہ فراش رہنے کے بعد ۲۸/۱۲ اور ۲۹/۱۲/۸۳ کی درمیانی شب ۸۳ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم اَن تھک، مخلص، ہمدرد اور سلسلہ کے فدائی کارکن تھے جماعتی کاموں کے سلسلہ میں وہ گرمی سردی اور اپنی بیماری کو بھی رکاوٹ نہیں بننے دیا کرتے تھے۔

مرحوم کو ۱۹۲۲ء میں احمدیت کو قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ آپ کی تبلیغ اور کوشش سے آپ کے والد بزرگوار اور آپ کے چار بھائی حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔

مرحوم پیشہ کے لحاظ سے ایک کامیاب اور مشفق معلم تھے۔ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد صاحب فراش ہونے تک سیکرٹری مال۔ کلرک ضلعوار نظام جھنگ اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر کام کرتے رہے۔

مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت نماز مغرب و عشاء کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد تدفین امیر ضلع جھنگ جناب میاں محمود احمد صاحب بشیر نے دعا کروائی۔

(ولی محمد انور جھنگ صدر)

• ۔ خاکسار کی والدہ ماجدہ عمر بی بی صاحبہ موصیہ اہلیہ چوہدری کرم الٰہی صاحب چیمہ گرداور مرحوم سکنہ تلونڈی کھجور والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ ۲۰ جنوری ۸۴ء بروز جمعۃ المبارک ساڑھے چار بجے بعد نماز عصر وفات پاگئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ کی وفات خاکسار کے مکان ۴/۵ دارالبرکات ربوہ میں ہوئی اور مرحومہ کی عمر ۹۰ سال سے زیادہ تھی۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۱ جنوری ۱۹۸۴ء بعد نماز ظہر مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور ہم بھائیوں اور ہماری اولاد کو شرف ملاقات بخشا اور تسلی و تعزیت سے نوازا۔ بہشتی مقبرہ میں مرحومہ کی تدفین کے بعد خاکسار کی درخواست پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔

خاکسار کے چار بھائی مکرم چوہدری محمد صادق صاحب چیمہ اور ماسٹر عزیز احمد صاحب چیمہ صدر جماعت تلونڈی میں رہتے ہیں اور مکرم چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی اور چوہدری منیر احمد صاحب چیمہ کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔ وفات سے قبل سب بھائی اور اکثر رشتہ دار ربوہ پہنچ چکے تھے اور والدہ سے ملاقات نصیب ہوگئی۔ الحمد للہ۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آپ کی نسل خادم سلسلہ اور خلافت سے وابستہ رہے نیز باہم متفق و متحد رہیں۔ آمین۔ (فضل الٰہی بشیر مبلغ بلاد عربیہ، مشرقی افریقہ و ماریشس)

• ۔ مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب کاہلوں آف چک چھور مغلیاں مورخہ ۱۴/۸۴ کو چھ بجے شام حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً پچھتر برس تھی مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ جو سب صاحب اولاد ہیں۔ آپ کے دونوں بیٹے بیرون ملک مقیم ہیں۔ موصی ہونے کی وجہ سے اگلے روز مورخہ ۱۵/۱/۸۴ کو جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔

جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کے عزیزان کو شرف مصافحہ بخشا اس کے بعد نعش کو بغرض تدفین بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ اور تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے دعا کرائی۔ مرحوم انتہائی ملنسار۔ پابند صوم و صلوٰۃ تہجد گذار اور سلسلہ سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ کئی سالوں سے سیکرٹری ضیافت کی خدمات بجا لا رہے تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (محمد مظفر جٹھہ انسپکٹر بیت المال آمد حلقہ گوجرانوالہ و شیخوپورہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۵۴۲۵

میں نصرت جہاں بنت سعید احمد خان صاحب حیدرانی قوم بلوچ پیشہ طالب علم عمر تقریباً ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷-۲-۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ طلائی بالیاں ۱/۲ تولہ مالیت ۱۰۰۰/- روپے
۲۔ بندے طلائی ۱/۲ تولہ " ۱۰۰۰/- "
ٹائم پیس " مالیت ۔ ۳۲۵/- روپے
رسٹ واچ " " ۔ ۳۲۵/- "

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔

نصرت جہاں بنت سعید احمد صاحب خان حیدرانی شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان۔

گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالقادر خان صاحب ولد کوڑا خان حیدرانی شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازیخان۔

گواہ شد نمبر ۲۔ سعید احمد خان صاحب حیدرانی (والد موصیہ)

مسل نمبر ۲۵۴۲۶

میں ملک چانن خان ولد ملک ابی ذر صاحب قوم جوئیہ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۶ سال بیعت ۱۹۵۸ء ساکن ڈیرہ چانن خان ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹-۱۰-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ سے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ بصورت زمین ۱/۲ ۱۴ ایکڑ موجودہ قیمت اندازاً ۔ ۵۸,۰۰۰/- روپے۔
۲۔ مکان کچا جو چھ کمرہ پر مشتمل ہے۔ ۱۵/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۵۰۰/- روپے سالانہ آمدن از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد

ملک چانن خان صدر جماعت ڈیرہ چانن خان والا ضلع خوشاب۔

گواہ شد نمبر ۱۔ طاہر محمود صاحب مربی سلسلہ ضلع خوشاب

گواہ شد نمبر ۲۔ جہانگیر جوئیہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع خوشاب

مسل نمبر ۲۵۴۲۷

میں دولت خاتون بیوہ ملک محرم خان صاحب مرحوم قوم جوئیہ پیشہ خانہ داری عمر ۸۲ سال بیعت ۱۹۶۰ء اندازاً ساکن ڈیرا چانن خان والا ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۶-۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ زرعی اراضی (۷) سات بیگھے ۲ کنال اندازاً قیمت ۔ ۱۵,۰۰۰/- روپے از ترکہ خاوند مرحوم۔ ۲۔ حق مہر مبلغ ۳۴/- روپے وصول شدہ اس وقت مبلغ ۷۰۰/- روپے سالانہ آمدن از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔

دولت خاتون بیوہ ملک محرم خان صاحب مرحوم ڈیرا چانن خان والا ضلع خوشاب۔

گواہ شد نمبر ۱۔ طاہر محمود چوہدری صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ڈیرا چانن خان والا۔ ضلع خوشاب۔

گواہ شد نمبر ۲۔ جہانگیر محمد صاحب جوئیہ ایڈووکیٹ جوہر آباد امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع خوشاب

مسل نمبر ۲۵۴۲۸

میں جہانگیر محمد ایڈووکیٹ جوئیہ ولد ملک محرم خان صاحب مرحوم قوم جوئیہ پیشہ وکالت عمر ۴۱ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن ڈیرہ چانن خان والا ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱۱-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ زرعی اراضی واقع ڈیرہ چانن خان والا ۲۷ بیگھے ۲ کنال ۔ ۵۵,۰۰۰/- روپے۔
۲۔ مکان واقع روڈہ دو کمرے ۱۳,۰۰۰/- روپے۔ ۳۔ پکا کمرہ ۔ ۱۰/- مالیت ۔ ۱۳,۰۰۰/- روپے۔ ۴۔ بکری بھیڑ مع لیلی ۔ ۱۰۰۰/- روپے۔ کل مالیت ۸۲,۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت وکالت زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد

جہانگیر محمد جوئیہ ایڈووکیٹ جوہر آباد ضلع خوشاب۔

گواہ شد نمبر ۱۔ ملک چانن خان صاحب ولد ابی ذر صاحب جماعت احمدیہ ڈیرہ چانن خان والا۔ ضلع خوشاب

گواہ شد نمبر ۲۔ طاہر محمود چوہدری صاحب ولد چوہدری محمد لطیف صاحب مربی سلسلہ ضلع خوشاب

استغفار کس طرح کیا جائے

"استغفار کا یہ مطلب نہیں ہے جو استغفر اللہ استغفر اللہ کہتے رہیں ..... بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا سو تسبیح یا ہزار تسبیح پڑھی۔ مگر جو استغفار کا مطلب اور معنی پوچھو تو بس کچھ نہیں ہکا بکا رہ جاویں گے۔ انسان کو چاہیئے کہ حقیقی طور پر دل ہی دل میں معافی مانگتا رہے کہ وہ معاصی اور جرائم جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں ان کی سزا نہ بھگتنی پڑے اور آئندہ دل ہی دل میں ہر وقت خدا سے مدد طلب کرتا رہے کہ آئندہ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور معصیت سے بچائے رکھے۔ خوب یاد رکھو لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا پچھلے گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے۔ کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی۔ استغفر اللہ۔ استغفر اللہ کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
(منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تربیتی کلاس" (بقیہ صفحہ اوّل)

مکرمہ کوثر شاہین ملک صاحبہ،
دوم: مکرمہ فوزیہ شمس صاحبہ
سوم: مکرمہ مریم ناز صاحبہ

ناصرات و اطفال معیار اوّل میں اول: ریحان چوہدری؛ دوم: ریحانہ مقصود، سوم: مسعود جاوید مرتضیٰ۔
ناصرات و اطفال معیار دوم میں
اوّل: فرلاح مراد ملک
دوم: عطیۃ النور
سوم: فرحانہ مقصود۔

مسجد فضل ہیمبرگ کلاس کے اختتام پر شرکت کرنے والے تمام طلباء کا امتحان ہوا۔ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے اسماء درج ذیل ہیں:۔
اول: ملک سعی محمد صاحب
دوم: مکرم سلیم احمد طور صاحب

---

۳۱ فتح بمطابق ۳۱ دسمبر بروز ہفتہ مسجد فضل عمر ہیمبرگ میں بھی کلاس کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔

برلن جماعت کے زیر انتظام منعقدہ کلاس کے اختتام پر وہاں بھی تحریری و زبانی امتحان لیا گیا جس میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں مکرم سلطان احمد صاحب اٹھوال صدر جماعت احمدیہ برلن نے انعامات تقسیم کئے۔

کلاس کے انتظامات سے متعلق شعبہ جات مثلاً حاضری و نگرانی، ضیافت، کھیل اور ورزش۔ فن تقریر، اور کیسٹس ریکارڈنگ کے منتظمین نے اپنے معاونین کے ہمراہ بہت عمدگی سے اپنے فرائض کو ادا کیا۔

دوران کلاس طلباء کی تفریح کے لئے ایک پکنک کا اہتمام بھی کیا گیا۔

کلاس کے اختتام پر تمام طلباء و طالبات کا زبانی و تحریری امتحان ہوا

مورخہ ۳۰ فتح بمطابق ۳۰ دسمبر مسجد نور فرنکفرٹ میں بعد نماز جمعہ کلاس کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم و محترم ملک منصور احمد صاحب عمر امیر و مشنری انچارج نے طلباء و طالبات کو اختتامی خطاب سے نوازا۔

مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب نے اپنے خطاب کے بعد امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات تقسیم فرمائے۔ نیز تمام طلباء کو اسناد شرکت عطا فرمائیں۔

اسی طرح جیسا کہ حضور اقدس کی خواہش ہے تربیتی کلاس کے نصاب اور علمی حصہ سے متعلق ایک کیسٹ تیار کر کے جملہ طلباء و طالبات کو دی گئی۔ اس کیسٹ کے آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نماز کے بارے میں خطاب کا ایک حصہ بھی شامل ہے۔ طالبات کو انعامات اور اسناد کی تقسیم محترمہ قائم مقام صدر صاحبہ لجنہ کے زیر انتظام ہوئی۔

خدا کرے کہ اس کلاس کے نہایت ہی نیک اور مفید اثرات ظاہر ہوں اور ہمارے دلوں میں وہ پاک اور نیک تبدیلی پیدا ہو جائے جو اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے لئے آج سب سے زیادہ ضروری چیز ہے۔

(مرتبہ: مکرم شمس الحق صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مغربی جرمنی)

مرسلہ:
(وکالت تبشیر)

"تبلیغی سال" (بقیہ صفحہ اوّل)

وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ سکول کی بعض طالبات نے بھی اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کیں بالخصوص انہوں نے اسلام میں عورت کے حقوق کے بارہ میں بعض سوال کئے۔ چنانچہ انہوں نے سکول میں اسلام کے تعارف پر لیکچر دینے کی دعوت دی۔

مرسلہ:
(وکالت تبشیر)

اکسیر سرکن
جانوروں کا پیشاب کے ساتھ خون آنا۔
فی پیکٹ -/۳، درجن -/۲۷۔
گرس ۳۰۲/۴۰
بونس علاوہ۔ تفصیلات کے لئے
کیوریٹو وٹرنری کمپنی
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

شادی کی مبارک تقریب

ربوہ۔ بتاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۸۴ء بروز ہفتہ عزیز ملک منور احمد سلمہٗ ابن محترم ملک مبارک احمد صاحب فاضل استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ اور عزیزہ رضیہ راشدہ سلمہا بنت محترم ملک بشارت احمد صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ دونوں کا نکاح ۴ جنوری ۱۹۸۴ء کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۱۵ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔ دلہا اور دلہن حضرت قاضی ملک عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف دوالمیال ضلع جہلم کے پوتا اور پوتی ہیں۔

۲۱ جنوری ۱۹۸۴ء کو بعد نماز عصر محترم ملک بشارت احمد صاحب کے مکان واقعہ دارالرحمت غربی میں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ بارات کے آنے پر تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد سلسلہ احمدیہ کے قدیمی بزرگ حضرت مولوی عطا محمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔

اگلے روز محترم ملک مبارک احمد صاحب فاضل نے جامعہ احمدیہ کے ہال میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بعض بزرگان سلسلہ، جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور دیگر مقامی احباب کے علاوہ از راہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین!

احمدیہ ورلڈ وٹرنری ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے احمدیہ ورلڈ وٹرنری ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ایسوسی ایشن کے سرپرست محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ناظر امور عامہ اور صدر مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب ہیں۔ مجلس عاملہ کے دیگر اراکین کا اعلان ایسوسی ایشن کے پہلے اجلاس عام منعقدہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۳ء بمقام خلافت لائبریری ربوہ بوقت ۸ بجے شب کیا گیا۔ یہ اراکین مندرجہ ذیل ہیں۔

نائب صدر اوّل ڈاکٹر محمد جمیل صاحب لاہور۔ نائب صدر دوم ڈاکٹر مبارک محمود صاحب لاہور۔ جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبدالشکور میاں صاحب لاہور، فنانس سیکرٹری ڈاکٹر ریاض محسن بھٹی صاحب لاہور، جوائنٹ سیکرٹری / آڈیٹر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ربوہ۔ نمائندہ صوبہ سرحد ڈاکٹر سمیع اللہ ریاض صاحب بالاکوٹ، نمائندگان پنجاب (i) ڈاکٹر خلیل احمد انوار صاحب بہاولپور (ii) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب راولپنڈی۔ نمائندہ سندھ ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب حیدر آباد۔

اس اجلاس عام میں ۲۷ وٹرنری ڈاکٹر صاحبان نے شرکت کی۔ اجلاس میں ایسوسی ایشن کے سرپرست محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب اور صدر مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب نے خطاب فرمایا اور مکرم ڈاکٹر محمد جمیل صاحب نے اس ایسوسی ایشن کے مجوزہ دستور میں سے چیدہ چیدہ حصے پڑھ کر سنائے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ایسوسی ایشن کا سالانہ چندہ مبلغ -/۵۰ روپے ہوگا۔

چائے کے بعد دعا پر یہ اجلاس ختم ہوا۔

احمد میڈیکل سٹور
ادویات بازار سے بارعایت خریدیں۔ عورتوں اور بچوں کے لئے کوالیفائیڈ سٹاف نرس کا انتظام ہے۔ جنرل سٹور کا سامان بھی دستیاب ہے۔
پروپرائٹر: چوہدری مشتاق احمد اقصیٰ روڈ۔ سراج الدین مارکیٹ ربوہ